انسانی زندگی میں حیوانات کا کردار اور ان کے حقوق کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of The Role of Animals in Human Life and their Rights

Ateeqa Rehman
PhD Scholar, Department of Islamic Studies (CAKCCIS),
Superior University Lahore, Lecturer Punjab College, Sheikhupura
Email: atiqarani37@gmail.com
Dr. Hafiz. M. Mudassar Shafique (Corresponding Author)
Assistant Professor, Faculty of Social Sciences,
Department of Islamic Studies, (CAKCCIS), Superior University, Lahore
Email: mudassar.shafique@superior.edu.pk
Arfa Rehman
Lecturer & PhD Scholar, Department of Islamic Studies (CAKCCIS),
Superior University, Lahore
Email: Arfa.rehman@superior.edu.pk

Abstract
Islam is a universal religion that is a guide for all mankind until the Day of Judgment. It offers the best solution to all aspects of life that arise in every era, the foundations of which are before us in the form of the Quran and Hadith. Allah created man for His service and created the world and everything in it for the benefit of mankind and adorned it with various creatures. Islamic law provides principles not only for humans but also for animals because animals are indispensable to humans in fulfilling their needs. Therefore, just as the persecution of humans has been declared a crime, cruelty to animals is a religious sin. The Prophet Muhammad (peace be upon him) has commanded kindness towards animals and considers it a reward, while cruelty and violence towards them is a sin. This research article explains the role and importance of animals in human life and their rights considering Islamic teachings, especially the commandments of the Holy Prophet.
Keywords: human life, role of animals, Animals rights, Islamic teachings

مختلف مذاہب و ادیان میں سے دین اسلام ہی واحد ایسا دین ہے جسے کامل اور مکمل کہنا صحیح ہے۔ اسی نے انسان اور انسانیت سے متعلقہ ہر کائناتی شعبہ میں اپنے پیروکاروں کو ایسی راہنمائی عطا کی جس نے تفکر و تدبر کے نئے سے نئے گوشوں کو متعارف کروایا۔ اس نے اگر جامعیت کا دعوی کیا تو اس دعوی کے ایسے بھرپور دلائل مہیا کیے جو

اپنی جگہ مستحکم ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابل تردید بھی تھے اللہ تعالی نے زمین، آسمان اور ساری چیزوں کو عظیم مقصد وغایت کے ساتھ وجود بخشا ہے۔ انسان کو صرف اپنی بندگی وعبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور انسانوں کے فائدہ کے لئے دنیا اور اس کی ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اور دنیا کو طرح طرح کی مخلوقات سے خوب بنایا اور سنوارا ہے کائناتی شعبوں میں سے انسان سے متعلق اور وابستہ ایک شعبہ حیوانات کا بھی ہے۔ جس میں انسانوں کے لئے مختلف دروس عبرت نہاں ہیں۔ جو کہ خود قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ سے ثابت ہیں۔ اور حیوانات کے حقوق واحکام کو بھی قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ میں انتہائی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں حیوانات کے مختلف منافع اور فوائد کا ذکر کیا اور احادیث مبارکہ میں ان منافع کے حصول کے لئے مختلف آداب ذکر کئے گئے حضور نبی مکرمؐ چونکہ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ اس لئے آپؐ نے عالم حیوانات کی قدر ومنزلت انسان کو اس قدر سکھائی حیوانات نے آپؐ سے کلام کیا آپ کی نبوت کا اقرار کیا۔ اور اسی طرح آپؐ سے معجزات حیوانات بھی ظاہر ہوئے۔ اسلام نے آتے ہی جہاں انسانوں کو ان کے حقوق وفرائض سے آگاہ کیا وہیں انہیں حیوانات کے حقوق کو با لخصوص پیش نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی صرف اسلام وہ واحد مذہب ہے۔ جس میں حیوانات کے بارے میں تفصیلی احکامات موجود ہیں۔ اس موضوع کی اسی اہمیت کے پیش نظر اسے اختیار کیا گیا ہے چنانچہ پہلی فصل میں حیوانات کا تعارف اور اہمیت ذکر کی جارہی ہے۔

حیوانات کا لغوی مفہوم

حیوان اصل میں حیٌّ سے ہے عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "زندگی" اور "جان" ہیں جو اسم ہے اور موت کی ضد ہے، جس کی جمع احیاء آتی ہے ذی روح، جاندار، بے سلیقہ اور غیر متمدن کے بھی آتے ہیں جس طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ "اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا فرمایا ہے۔"1

القاموس المحیط میں حیوان کی اس طرح لغوی تعریف کی گئی ہے کہ ((حيوانٌ، حيوة حياةوحئ يحيى يحيا وحيى كلهم من الحيى هو اسم ضد الميت وجمعه احيا كمثل حياة الطيبةكل حيئ نا طق او غير نا طق يقول له حيوان كل زى روح من بهائم۔))

"حیوان، حيوة ،حياة، حئ،يحى ،يحيا ،اورحيى یہ تمام زندگی کے معنی میں آتے ہیں جو کہ مردہ کی ضد ہے اور اس کی جمع احیاء آتی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ زندگی۔ تمام جاندار عاقل اور غیر عاقل کو حیوان کہا جاتا ہے ہر ذی روح جو کہ جانوروں میں شامل ہے وہ حیوان کہلاتا ہے۔"2

اس طرح لفظ حیوان کے ہم معنی الفاظ بھی بہت سے ہیں جن میں سے بد تہذیب، جانور، وحشی، ناشائستہ، بہیمہ،

جانگلو، چوپایہ، مویشی اردو زبان میں مستعمل ہیں۔

حیوانات کا اصطلاحی مفہوم

حیوان وہ ہے جس کی عقل شعور کے اعتبار سے ظواہر انفرادیت و جزویت صرف زندگی کے ماحول اور زمان حال تک محیط رہتی ہے اور جس میں ذرا بھی رمق زندگی باقی ہو اسے "ذی حیات" یا "حیوان" کہتے ہیں اور جو اپنے آپ میں شعور، آگاہی، اور اختیار نہیں رکھتا بلکہ غیر شعوری طور پر اپنی جبلت وطبیعت کے تحت زندگی گزارتا ہے حیوان کہلاتا ہے۔ 3

علم الحیوانات کا مفہوم

ا۔ کمال الدین الدمیری علم الحیوان کو اس طرح بیان کرتے ہیں علم الحیوان سے مراد وہ علم ہے جس میں جانوروں کی مختلف قسموں عجائب و غرائب منافع ونصرات سے بحث کی جاتی ہے اس علم کا موضوع حیوانات ہیں اس میں دریائی خشکی میں رہنے والے، اڑنے والے، چلنے والے، رینگنے والے، سب شریک ہیں4

فصل اول: حیوانات اور قصص حیوانات کا تعارف

علم الحیوان سے مراد جانوروں کی اور انکے اعضاء (آرگن) کی کارکردگی جس علم میں بیان کی جاتی ہے اسے علم الحیوان کہا جاتا کہتے ہیں جسے انگریزی میں زوالوجی کہتے ہیں زوالوجی اصل میں دو یونانی زبان کے الفاظ سے ملکر بنا ہے زوم بمعنی "حیوان" اور لوگوز بمعنی "بیان" یعنی حیوانی زندگی کو بیان کرنا زوالوجی کہلاتا ہے۔5

حیوانات کی اہمیت

اسلامی احکام کے بنیادی ماخذ قرآن میں تفصیلا ان احکام کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو انسان کے لئے ہیں لیکن ان کا تعلق حیوانات سے ہے اور تفصیل میں جانے سے ظاہر ہوتا چلا جائے گا کہ وہ احکام حیوانات پر ہی مرتب ہوتے ہیں اسی طرح ایک طرف حیوانات سے بھی ہے اور دوسری طرف وہ احکامات اللہ اور اس کے رسولؐ نے دیئے ہیں اس لئے اسلام سے بھی ان کا تعلق ظاہر ہے قرآن کریم اگرچہ حیوانات کی کتاب نہیں ہے اور نہ ہی اس میں حیوانات کی حقیقت وماہیت سے بحث کی جاتی ہے البتہ مختلف مقامات پر جس کثرت سے حیوانات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کی افادیت، حلت و حرمت سے متعلق جو احکامات ہیں اس سے ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے قرآن کریم اصلاً ایک کتاب ہدایت اور دستور العمل ہے لیکن ضمنا بہت سے عملی مسائل پر بھی اس کے ذریعے روشنی ڈالی گئی ہے اور قرآن مجید میں حیوانات کا تذکرہ خاصی تعداد میں آیا ہے جس سے حیوانی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں تک کہ حیوانی تنوع کو بیان فرمایا حیوانات بھی اللہ تعالی کی عظیم قدرت کا شاہکار ہیں حیوان

بھی انسان کی طرح ایک قسم ہیں حیوانات کے تنوع کو ایک مقام پر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِى ٱلْكِتَٰبِ مِن شَىْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ﴾6

"اور زمین میں چلنے والے کسی چوپائے اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے (کو دیکھ لو) ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو تمہارے جیسے نا ہوں (سب تمہاری ہی طرح کے انواع ہیں) کتاب میں ہم نے انکی تقدیر لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پھر یہ سب اپنے رب کیطرف اکٹھے جائیں گے۔"

متعدد مقامات پر اللہ تعالی نے اہمیت حیوانی اور اپنی صفت الہیہ کو بیان فرمایا چناچہ ارشاد ہے:

﴿وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ بَطْنِهِۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾ 7

"اور اللہ تعالی نے ہر جاندار ایک طرح کے پانی سے پیدا کیا، اور کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو ٹانگوں پر، اور کوئی چار ٹانگوں پر وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

"عبد الماجد دریا آبادی مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پیٹ کے بل چلنے والوں میں کل رینگنے والے حشرات الارض آگئے جیسے سانپ وغیرہ، اور تیرنے والے جانور مثلا مچھلی، دو پاؤں پر چلنے والے جان داروں میں خود انسان ہے نیز پرندے جب وہ زمین پر چل رہے ہوں اور چار پاؤں پر چلنے والوں کی مثالیں بالکل واضح ہیں جہاں اللہ نے حیوانی تنوع کو بیان فرمایا وہیں اللہ نے ان کی اہمیت کو بھی واضح کیا اور اپنی قدرت کو بھی عیاں کیا ہے مزید کہتے ہیں۔"

"اللہ تعالی نے ہر چیز کو پانی سے پیدا فرمایا پانی سے مراد اگر یہاں بارش ہے تو بارش کے پانی سے ہر جاندار کا مستفید ہونا ظاہر ہی ہے اور اگر مراد نطفہ حیوانی مراد لیا جائے تو اس سے بھی جاندار کا وجود میں آنا مشاہدہ میں ہے جدید ماہرین علم الحیات کی تحقیق ہے کہ ہر جان دار کی ترکیب میں اصلی عنصر "پروٹوپلازم" ہے اگر اسی کو مان لیا جائے تو اس جوہر میں بھی غالب حصہ پانی کا ہی ہوتا ہے۔"8

جہاں اہمیت حیوانی کو اللہ نے بیان کیا وہیں کئی مقامات پر حیوانات کا تذکرہ ہمیں قرآن پاک میں ملتا ہے یہاں تک کہ چھوٹے سے سوئی نما یعنی مچھر نما جانور کی بھی مثال دی ہے پھر کئی جگہوں پر جانوروں کو تفصیلی احکام کے ساتھ بیان کیا مثلا کہیں شکار کے احکامات ہیں تو کہیں قربانی کے۔ قرآن کریم میں کچھ ایسی آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالی نے مخصوص حیوانات کا تذکرہ کرکے انسان کی توجہ دلائی کہ وہ اللہ کی قدرت اور اسکی شان کے مظاہر کو غور سے

دیکھے۔ارشاد ربانی ہے

﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ 9

"پس کیا وہ نہیں دیکھتے اونٹ کی طرف اس کو کیسے پیدا کیا گیا ہے، اور آسمان کو نہیں دیکھتے کیسے اٹھایا گیا، اور پہاڑوں کو کیسے گاڑھا گیا ہے۔"

"ابل عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع 'ابال" آتی ہے جس کا اردو میں معنی اونٹ ہیں اونٹ کے لئے عربی زبان میں بہت سے نام ہیں یہ خاص نام قرآن مجید میں دو مرتبہ آیا ہے ایک جگہ حلت و حرمت کے لئے اور دوسری جگہ قدرت الہی و صنعت باری تعالی کے سلسلے میں کہ "کیا لوگ اونٹ کو دیکھتے نہیں کہ اسے کیسا عجیب پیدا کیا گیا ہے اور یہاں الابل کے ساتھ تین چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے السماء الجبال ،الارض۔ قرآن مجید کے اولین مخاطب عرب ہے،ی تھے انکا سابقہ زندگی بھر علی العموم انہیں چار چیزوں سے رہتا تھا صحراء میں پھرتے پھراتے تو ہر وقت تھے انکا رفیق کار اونٹ ہی تھا اور اطراف میں خشک پہاڑیاں اوپر نظر اٹھائیں تو آسمان کی چھت نیچے نظر کی تو زمین کا فرش۔ اونٹ کا وجود اہل عرب کے حق میں مادی نعمتوں میں شاید سب سے بڑی نعمت ہے یہ ایک ہی وقت میں ان کا ہمہ وقتی ساتھی ہے ان کی بہترین غذا بھی ہے ان کا اعلی سرمایہ اور بہترین سواری بھی۔ لیکن عرب کے علاوہ بھی دنیا کے ایک بڑے حصے میں اونٹ ایک مفید ترین حیوان کی حیثیت رکھتا ہے۔"10

القاء الہی کا نمونہ انسانوں کو دکھایا اللہ تعالی نے اور اس کے ذریعے اپنی قدرت کو واضح کیا شھد کی مکھی کس طرح اپنا چھتہ بناتی ہے۔

﴿وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴾ 11

"اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی کیطرف یہ بات وحی کر دی کہ وہ (گھر بنائے) پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اس سے بھی اوپر (دیواروں پر) چڑھائی گئی بیلوں میں۔"

شہد کی مکھی کو پہاڑوں، درختوں، اور اونچی بیلوں پر چھتہ بنانے کا حکم اللہ کی قدرت کا ایک شاہانہ منظر ہے جو کہ اللہ تعالی کے القاء کا بہترین عکاس ہے ہماری توجہ دلائی گئی کہ کیسے چھوٹی سی شہد کی مکھی اتنا بڑا چھتہ اور میٹھا شہد بناتی ہے شہد کی مکھی کا گھر اللہ تعالی کی قدرت مطلق کا نمونہ و مظہر ہے ان آیات قرآنیہ کے علاوہ کئی آیات ہین جن میں اللہ تعالی نے حیوانات کا تذکرہ فرمایا ہے ان کے علاوہ قرآن کریم میں بہت سارے حیوانات کا تذکرہ ہے مثلاً ذباب مکھی، نحل شہد کی مکھی، بقرہ گائے، ذئب بھیڑیا، فیل ہاتھی جمل اونٹ، اور بھی بہت سے نام استعمال ہوئے ہیں جن سے حیوانات کی اسلام میں اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

قصص حیوانات کی اہمیت

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے قصہ بیان فرمایا ہے اسکو احسن القصص کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں بھی حیوان کا تذکرہ موجود ہے جس کو قصہ یوسفؑ کے بچپن میں جب ان کے بڑے بھائی صاحبان ان کو اپنے ساتھ جنگل میں لے جانے کے لئے والد سے اجازت چاہتے ہیں اور حضرت یعقوبؑ کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ انہیں بھیڑیا نا کھا جائے حضرت یعقوبؑ فرماتے ہیں

﴿قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِيٓ أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ ٱلذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَٰفِلُونَ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّآ إِذًا لَّخَٰسِرُونَ﴾ 12

"(کہا انہوں نے "تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے شاق گزرتا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نا کھا جائے تم جبکہ اس سے غافل ہو جاؤ"تو حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا؛"انہوں نے کہا اگر ہمارے ہوتے ہوئے بھی اسے بھیڑیے نے کھالیا جبکہ ایک گروہ ہیں تب تو ہم بڑے ہی خسارہ پانے والے ہونگے))۔ جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پوری جماعت کی جماعت ہیں ہمارے ہوتے ہوئے بھی اگر بھیڑیا کھا جائے تو ہم خوسارہ پانے والے ٹھہرے پھر جب جنگل سے لوٹے اور یوسفؑ کو ضائع کر کے آئے تو باپ کے سامنے یہی عرض کرتے ہیں یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے ۔"تو اس طرح اللہ تعالی نے اس واقعہ سے لوگوں کو عبرت ونصیحت کی تلقین کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لئے مکمل اسوہ ہے جو ہمیں اللہ کی طرف سے عطاء کیا گیا ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے خود قرآن کریم میں بھی فرمایا کہ آپؐ کی زندگی اسوہ حسنہ پر مشتمل ہے رسول اللہ ﷺ نے نا صرف انسانوں کے لئے ہدایت وراہنمائی کی نئی راہیں متعارف کروائیں بلکہ حیوانات کی زندگی کے لئے بھی نئی راہیں وا کیں ہیں حیوانات کے لئے ایسے احکامات وتعلیمات جاری کیں جن کی مثال نہیں ملتی کئی مقامات پر رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو ایسے قصص وواقعات بیان فرمائے جن میں جانوروں کو تکلیف دینے کی وجہ سے کچھ لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے کیونکہ انہوں نے جانوروں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کیا تو عذاب دیئے گئے اکثر اوقات رسول اللہؐ نے صحابہ کرام کو عبرت ونصیحت پر مشتمل قصص بیان کئے ہیں البتہ اس وسیع کائنات میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو اپنے اندر جو اپنے اندر روح اور زندگی رکھتی ہیں جن کو حیوان کہا جاتا ہے احادیث نبویہؐ کی روسے دیکھا جائے تو دنیا میں اگر انسان حیوانات سے نرمی کا معاملہ کرتا ہے تو اسکا صلہ اسے آخرت میں بھی ملے گا چند ایسی احادیث جن میں ہمیں ایسا سبق م لتا ہے۔ سیدنا معاویہ بن مرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا (غالباوہ قصاب تھا) کہ یارسول اللہؐ میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اس کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتا

ہوں تو اللہ کے نبیؐ نے فرمایا"والشاة ان رحمتها رحمک اللہ" "اگر تم بکری کے ساتھ رحم کا برتاؤ کروگے تو اللہ پاک بھی تمہارے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائیں گے۔ 13

حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ایک بھیڑیا بکریوں پر حملہ آور ہوا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھالیا چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے بکری چھین لی بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کر لیا اور اس چرواہے سے کہا کیا تمہیں اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالی کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہو کر کہا بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات نا بتاؤں؟ محمد ﷺ جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا فورا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور ان کو اپنے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اس نے آپ ﷺ کو اس نے آپ ﷺ کو اس معاملے کی خبر دی نبی اکرم ﷺ کے حکم پر باجماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا :لوگوں کو اس بات کی خبر کردو پس اس نے وہ واقعہ سب کو سنایا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نا ہوگی جب تک کہ درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں اس کی ران اسے خبر دے گی کہ اس کے بعد اس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔ 14

چونکہ اللہ تعالی نے انسانوں کو اشرف المخلوقات بنایا اور تمام دوسری مخلوقات کو اللہ تعالی نے انسان کے تابع کر دیا اور انسانوں کے لئے ہر چیز جو بھی پیدا کی اس میں نفع رکھا ہے۔ انسان اکیلا اس کرہ ارض پر زندگی نہیں گزار سکتا ۔اس لئے اللہ نے انسان کے فائدے کے لئے ایسے ذرائع بھی پیدا کر دیئے تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے مثلا جانوروں کو انسان کے تابع کر دیا، یعنی انسان ان سے ہر طرح کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ انسانوں کے لئے ہر وہ چیز اہم ہے جو فائدہ مند ہو تو اسی لئے جانوروں کی انسانی زندگی میں اہمیت بہت زیادہ ہے۔ مثلا جانوروں کے دودھ سے لے کر چمڑے تک انسان کے لئے فائدہ مند ہے۔ وہ ان تمام چیزوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ انسانوں کے فائدے کے لئے جانوروں کو پیدا کیا۔

اسلام کی تعلیمات ابدی ہیں جن میں آخرت تک کا سامان ہے لیکن اسلام سے پہلے انسان وحشیوں جیسی زندگی بسر کر رہے تھے عہد جاہلیت میں کسی خوشی کے موقع پر معزز شخصیات کی آمد پر حیوانات کو قتل کیا جاتا تھا۔ اسی

طرح ان کو قتل کر کے مرنے والوں کے لئے خیر سگالی کے لئے ان کی قبروں پر چھوڑ دیا جاتا۔ مرنے والوں کی قبروں پر خیر سگالی کے طور پر جانوروں کو زندہ کاٹ کر پھینک دیا جاتا جن کو چرند پرند کھا جاتے تھے۔ اس کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا کہ مردہ کو اس طرح جانور کو کاٹ پھینکنے پر ثواب پہنچتا ہے۔ جبکہ اس طریقہ کو "عقر" کہا جاتا تھا۔ اور اسی طرح کئی جانوروں کو بتوں کے نام پر کھلی جگہوں پر چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تا کہ وہ چریں۔ اور اس سے ان کا یہ تصور تھا کہ ان کو اس کا ثواب بھی ہو گا اسلام سے پہلے جانوروں سے انتہائی بد سلوکی کا رویہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ان کے برے برے کاموں کے لئے استعمال میں لایا جاتا لڑائی وغیرہ میں ان کی استطاعت سے زیادہ کام لیا جاتا۔ بعد از اسلام حیوانات کا انسانی زندگی میں مقام و کردار اسلام سے پہلے حیوانات سے اس قدر برا سلوک روا رکھا جاتا۔ کہ جیسے ان میں روح اور زندگی نہ ہو اور ان سے ان کی استطاعت سے زیادہ کام لیا جاتا جبکہ اسلام کے آتے ہی حیوانات کو تحفظ جان بھی نصیب ہوا تکلیف دہ چیزوں کی ممانعت فرما دی گئی۔ جیسے ہی آپ ﷺ نے اسلامی تعلیمات کو عام کیا تو ان میں باقاعدہ حیوانات کو مکمل تحفظ جان حاصل ہوا۔ حیوانات کو اذیت پہنچانے سے منع فرمایا اور تنبیہ بھی فرمائی۔ کیونکہ وہ بھی تکلیف اور درد کو محسوس کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی تعلیمات دیں جنہوں نے تمام مشرکانہ رسومات کو ختم کر دیا جس میں حیوانات کو بتوں کے نام پر چھوڑنا، اور ان کو کاٹ کر پھینکنا تا کہ ان سے دوسرے حیوان نوچ نوچ کر کھائیں۔ اور تصور یہ کیا جاتا کہ کاٹ کر پھینکنے سے ان کو بتوں کی طرف سے ثواب پہنچتا ہے۔ اسلام کے آتے ہی ایسی چیزوں کو سختی سے منع فرما دیا گیا۔ اسلامی تعلیمات میں جہاں انسانوں کو مکمل تحفظ جان حاصل ہے۔ ایسے ہی حیوانات کو بھی مکمل تحفظ جان دیا گیا جس پر کئی جگہوں پر رسول اللہ ﷺ کی واضح تنبیہ بھی کی۔ اور ان کے بارے میں انسانوں کو بارہا اس بارے میں وعظ و نصیحت بھی فرمائی چند ایسی روایات ملتی ہیں جن میں ایسی چیزوں کی ممانعت فرمائی گئی۔

اللہ تعالی نے انسان کو روئے زمین کی خلافت عطا فرمائی اور کائنات کی تمام چیزوں کو اس کے تابع کیا گیا۔ اللہ تعالی نے بے شمار چیزیں اس کی ضرورت اور آسائش کے لئے پیدا فرمائیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿أَلَمۡ تَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَأَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةٗ وَبَاطِنَةٗۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَلَا هُدٗى وَلَا كِتَٰبٖ مُّنِيرٖ﴾15

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو تمام چیزوں کو تمہارے تابع کر دیا اور تم پر اپنے ظاہری و باطنی انعامات کی بارش فرما دی کے معاملے میں جھگڑتے ہیں۔ بغیر اس کے باوجود کچھ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالی کسی علم ہدایت اور کتاب منیر کے۔"

مختلف انسانی فوائد اور خوراک کا ذریعہ

البتہ اس وسیع کائنات میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اپنے اندر روح اور زندگی رکھتی ہیں۔ جن کو حیوانات کہا جاتا ہے وہ بھی انسانی زندگی کے لئے اہم ہے اور انسانوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَٱلۡأَنۡعَٰمَ خَلَقَهَا لَكُمۡ فِيهَا دِفۡءٌ وَمَنَٰفِعُ وَمِنۡهَا تَأۡكُلُونَ وَلَكُمۡ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسۡرَحُونَ وَتَحۡمِلُ أَثۡقَالَكُمۡ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمۡ تَكُونُواْ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلۡأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ وَٱلۡخَيۡلَ وَٱلۡبِغَالَ وَٱلۡحَمِيرَ لِتَرۡكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُونَ﴾ 16

"جانوروں کو اللہ تعالی نے تمہارے لئے پیدا فرمایا ان جانوروں میں گرمی کا سامان ہے اور بہت سے فائدے ہیں تمہاری غذائی ضروریات بھی ان سے پوری ہوتی ہیں تمہارے لئے ان میں عزت ہے۔ جب تم ان جانوروں کو چرا کر لاتے ہو اور چرانے کے لئے لے جاتے ہو یہ تمہارے بوجھ ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے، بے شک تمہارا رب بڑا شفیق اور مہربان ہے اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے استعمال کرو اور اللہ تعالی ایسی چیزوں کا خالق ہے جس کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔"

اسی طرح حیوانات میں بے شمار پرندے بھی ہیں۔ حشرات الارض، درندوں، پرندوں کی طرح حیوانات کی ایک مستقل صنف ہیں اور دنیا کے ہر حصے میں پائے جاتے ہیں۔ انسانی آبادی کے اندر بھی اور جنگلوں میں بھی یہاں تک کہ دریاؤں اور سمندروں میں بھی ان کی قسمیں صدہا نہیں بلکہ ہزارہا ہیں۔ ان میں سے بعض پرندے گھروں میں پلتے ہیں اور انسانوں سے مانوس ہوتے ہیں مثلا، مرغی، بطخ، کبوتر، فاختہ، مینا وغیرہ۔ اور بعض شکاری ہوتے ہیں مثلا، گدھ مردار خور ہوتے ہیں اور باز چوہوں کو کھا جاتے ہیں۔ بعض پرندوں کو سکھایا جاتا ہے جو شکار پکڑ پکڑ کے لاتے ہیں۔ بہت سے پرندے شریعت نے حلال بھی کئے ہیں اور عموما بعض پرندوں کا گوشت لذیذ ہوتا ہے خصوصا مرغ، تیتر، بٹیر اور مرغابی وغیرہ۔ اسی طرح بعض اور بھی ایسی آیات ہیں جن میں انسانوں کو اہمیت حیوانی کا احساس دلایا گیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ انسانی زندگی میں حیوانات کی اہمیت کتنی ہے شریعت نے جہاں انسان کو اس دنیا میں مرتبہ عطاء کیا ہے وہیں پر اس سے جڑی ہر چیز کو اہم قرار دیا ہے ارشاد باری ہے۔

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ ٱلۡبَحۡرَ لِتَجۡرِيَ ٱلۡفُلۡكُ فِيهِ بِأَمۡرِهِۦ وَلِتَبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِهِۦ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعًا مِّنۡهُۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ 17

"اللہ پاک نے سمندر کو تمہارے زیر تسخیر کیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں دوڑائیں اور تم فضل

الہی کے طلبگار اور شکر گزار بنو اور (صرف سمندر ہی نہیں) آسمانوں اور زمین میں پھیلی ہوئی تمام کائنات کو اللہ پاک نے تمہارے لئے کام میں لگا دیا یقینا اس میں ارباب فکر کے لئے نشانیاں ہیں"

انسانی ضروریات وفوائد کا ذریعہ

اس کائنات میں جانوروں سے متعلقہ تفصیلات سب سے پہلے اسلام نے مہیا کیں حلال و حرام دو طرح کے جانوروں کی تخصیص کر دی انسان کے لئے مضر اجزاء کے حامل جانوروں کا شکار اور گوشت قطعی منع کر دیا وہ حرام کہلائے اور جن کو کھایا جاسکتا ہے۔وہ حلال ان کی کھالوں سے انسان اپنے فائدے کی بے شمار چیزیں بناتا ہے بہت سے جانوروں کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔اور انسان پر احسان جتلایا ہے کہ یہ سب اس کے فائدے کے لئے ہے اس کے تابع ہے معاشرے میں حیوانات نہ صرف انسان کے ذریعہ آمدورفت اور سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ بلکہ انسان اپنی خوراک کی متعدد ضروریات صرف اور صرف جانوروں سے پوری کرتا ہے ۔مثلا گائے، بھینس، بکری، اونٹنی وغیرہ دودھ دیتی ہیں اور دودھ کے استعمال سے بننے والی مختلف دیگر اشیاء جنہیں انسان اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال میں لاتا ہے۔وہ بھی حیوانات کا بنیادی فائدہ ہے حیوانات کی کھال سے چمڑہ تیار کیا جاتا ہے۔جو کہ بہت سے انسانی مفادات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

انسانی جان ومال کی حفاظت کے لئے بھی جانوروں سے کام لیا جاتا ہے۔مثلا کتا انسانی جان ومال کی حفاظت کے لئے بے مثال وفاداری کرنے والا جانور ہے نہ صرف گھر ہو بلکہ پیشہ وارانہ صلاحیت کے حامل بھی ہوتے ہیں۔جو کہ مجرمانہ سرگرمیوں میں مثلا قدموں کے نشان، چوروں کی پہچان کرنا، منشیات کو سونگھ کر جان لینا اور اصل مجرم تک پہنچنے میں مدد دینا، اس جانور کی تیز تر حس ہے جو انسان کے کام آتی ہے۔ یہ سب بھی اللہ کی طرف سے انسان کی سہولت کے لئے مسخر کر دیا گیا۔

جہاد میں سواری کا ذریعہ

اللہ تعالی انسانوں کو حکم دے رہا ہے کہ جب اپنے دفاع کے لئے تیاری کرو تو حیوانات میں سے کئی ایسے ہیں ۔جن کو بطور دفاعی امور میں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔جن میں گھوڑا سرفہرست تھا جو کہ اللہ تعالی نے خود فرمایا کہ جب دفاع کی بات آئے تو مسلمان گھوڑے جو کہ چست ہوں ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔دفاعی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو حیوانات بہت زیادہ اہم اور اسلامی تاریخ میں نمایاں ہیں کہ جب بھی جنگیں ہوئیں گھوڑوں کو ہمہ وقت تیار رکھا جاتا۔مثلا، گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی وغیرہ جنگوں میں بطور سواری استعمال ہوتے ہیں،۔ کھیل میں بھی حیوانات استعمال ہوتے ہیں۔ ان ہی حیوانات کے بارے میں ہمیں قرآن وسنت میں ایسے مسائل بھی ملتے ہیں جو کہ ہمیں

حیوانات سے فوائد حاصل کرنے کی بھی تلقین کرتے اور ساتھ ساتھ ان کے حقوق بھی پورے کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

﴿ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ٱللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَىْءٍ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴾ 18

"اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لئے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کروگے اس کا پورا پورا مگر اللہ تعالی بدلہ تمہاری طرف پلٹا دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔"

(۱)"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھی گئی ہے۔ اور گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر ہے دوسرا پردہ پوشی ہے تیسرا وزر ہے یعنی بوجھ۔ پس جو گھوڑا اجر ہے وہ یہ ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں خرید اجائے یا لیا جائے اور تیار کیا جائے تو اس کے لئے اجر ہے۔ پس جو کچھ بھی وہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے یعنی چارہ وغیرہ مگر اللہ لکھ لیتا ہے اس کو اس کے واسطے اجر"۔19

(۲)"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو کہ ایک زندہ مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر منتشر ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا""(لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا) لعنت ہو اس پر جس نے کسی ذی روح کو نشانہ بنایا" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بناتا ہے۔''20

انسانی زندگی میں حیوانات کے حقوق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں انسانوں کو راہ راست کی طرف لانا چاہا وہاں انہوں نے انسانوں کو اپنے اردگرد کی چیزوں کے حقوق پورے کرنے کا حکم دیا۔ انسانوں کے لئے تمام چیزیں بنائی گئیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکے بلکہ ساتھ ساتھ اسے اس دنیا کی چیزوں پر غور وفکر کرنے کی بھی دعوت دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام چیزوں کا حکم دیا لیکن پہلے خود اس پر عملی نمونہ پیش کیا پھر صحابہ کو حکم دیا۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیوانات کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور لوگوں کو بھی حسن سلوک کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ سخت وعید بھی سنائی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے جانوروں سے برا سلوک کیا۔ اور جانوروں کو برا بھلا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوانات کے کچھ حقوق بھی مقرر فرمائے جن کو پورا

کرنے کے لئے انسانوں کو سخت تاکید کی ہے۔ چند حقوق جو کہ حیوانات سے متعلقہ احادیث نبوی میں موجود ہیں حیوانات کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید حیوانات انسانی زندگی کے لئے اہم ہیں ہی لیکن ان کے کچھ حقوق بھی ہیں اور ان سے نفع اٹھانے کی بھی کچھ حدود ہیں۔ حیوانات کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا قصہ سنایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اگر حیوانات کو تنگ کیا جائے تو اس پر انسان کو بھی عبرت سنائی گئی ہے۔

حیوانات کو ستانا گناہ ہے

بلا وجہ کسی جانور کو اذیت دینا شریعت ناپسند قرار دیتی ہے اور ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ جانور پالتے ہیں لیکن ان کو جان بوجھ کر بھوک اور پیاسا رکھتے ہیں ایسا عمل جہنم کی آگ کا سبب بنتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

«حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ» قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: «لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِهَا وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ»21

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک عورت صرف اس لئے جہنم میں ڈال دی گئی کہ اس نے ایک بلی کو قید میں رکھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی نہ اس نے خود کھلایا اور نہ پلایا اور نہ ہی اس کو آزاد کیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر زندہ رہ لیتی۔

حیوانات منحوس نہیں ہیں

بعض مقامات پر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ حیوانات کے گلے میں گھنٹی، تعویذ اور جوتے وغیرہ باندھنے کا رواج ہے اور اس سے مختلف قسم کے خیالات وابستہ ہیں نگاہ شریعت میں ان خیالات، بدشگونیوں کی کوئی اہمیت و وقعت نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کسی کا مرض کسی کو لگتا ہے نہ کسی مردے کی کھوپڑی سے الو کی شکل نکلتی ہے۔22

حیوانات پر لعنت بھیجنا

نبی اکرم ﷺ نے حیوانات پر لعنت بھیجنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر تھی وہ تڑپی تو انصاری عورت

نے اس پر لعنت کی جسے حضور ﷺ نے سن لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹنی پر جو سامان ہے لے لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے۔ سیدنا عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ اب تک میری نظر میں وہ سماں ہے کہ اونٹنی لوگوں میں یونہی پھر رہی تھی اور اس سے کوئی تعرض نہیں کر رہا تھا۔23

حیوانات کو فائدے اور زینت کے لئے سدھانا

حیوان اور پرندے جو ضرورت، زینت اور کسی غرض کے لئے سدھانا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے میرا ایک بھائی ابو عمیر نامی تھا کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ بچے کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آپ جب تشریف لاتے تو اس سے مزاحا فرماتے: اے ابو عمیر نغیر کا کیا ہوا۔ نغیر: عربی زبان میں ایک چڑیا کا نام ہے جو کہ کبوتر سے چھوٹی ہے اور چڑیا سے بڑی ہوتی ہے یعنی مینا۔ ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ﷺ ہمارے گھر میں ہوتے آپ ﷺ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوتے تھے۔ چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا تو پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔24
ایک اور روایت سنن ابی داؤد میں منقول ہے کہ سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی اور اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا پھر اتفاقا ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ چڑیا مر گئی اور وہ رنجیدہ ہے۔ آپ ﷺ نے اسکی وجہ دریافت فرمائی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کی پالتو چڑیا مر گئی اس لئے رنجیدہ بیٹھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو عمیر تمہارے نغیر کا کیا ہوا؟۔25

نرمی برتنے کا حکم

حیوان کو بوقت ضرورت شدت سے بچتے ہوئے مارنا جائز ہے۔ البتہ بلا ضرورت حیوان کو مارنا جائز نہیں ہے۔ رسول ﷺ نے حسن سلوک کی مثال جہاں انسانوں کے لئے تو قائم کی وہاں حیوانات کے ساتھ انسانی رویے کو درست کرنے کے لئے بھی احسن طریقہ اپنایا۔ بلا ضرورت کسی بھی حیوان کو مارنے سے بالکل منع فرما دیا کیونکہ چند احادیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کالی اور کمزور اونٹنی دے دی جس پر منہ بند نہیں چڑھائی گئی تھی۔ پھر اس کو مسح کیا اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ اس پر سواری کر لیکن (اس کے بارے میں) نرمی و شفقت سے کام لیا کرو۔26
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنه أَنَّ نَاضِحًا لِبَعْضِ بَنِي سَلَمَةَ اغْتَلَمَ. فَصَالَ عَلَيْهِمْ

وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَطَشَتْ نَخْلَةٌ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَاشْتَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم : انْطَلِقْ. وَذَهَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ النَّخْلِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَدْخُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم : ادْخُلُوْا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ. فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ، أَقْبَلَ يَمْشِي وَاضِعًا رَأْسَهُ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَجَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم : ائْتُوْا جَمَلَكُمْ فَاخْطَمُوْهُ وَارْتَحِلُوْهُ. فَأَتَوْهُ فَخَطَمُوْهُ وَارْتَحَلُوْهُ.27

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی سَلَمہ کے کسی شخص کا اُونٹ مستی میں آگیا۔ وہ لوگوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ اُن کے کام سے رُک گیا یہاں تک کہ کھجور کے درخت (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خشک ہونے لگے۔ اس شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس امر کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: چلو چلیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب بابِ نخل تک پہنچ گئے تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں کیونکہ مجھے اس سے آپ کے حوالے سے خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: داخل ہو جاؤ اور فکر نہ کرو۔ جب اونٹ کی نظر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پڑی تو سر جھکائے ہوئے چل کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا، پھر سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنے اونٹ کے پاس آؤ، اسے نکیل ڈالو اور اس پر کجاوہ رکھو۔ چنانچہ لوگوں نے آکر اسے نکیل ڈالی اور اس پر کجاوہ رکھا۔“

حیوانات سے کام لینے اور خوراک دینے کے متعلق ہدایات

اللہ نے حیوانات انسان کے لئے مسخر کئے ہیں تا کہ انسان ان سے اپنی تعالی ضرورت کا کام لے سکے۔ لیکن ان سے اپنی طاقت سے زیادہ نہ کام لے اور ان کے لئے گھاس وغیرہ کا انتظام کرے۔ چنانچہ سیدنا سہیل بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جس کا پیٹ، پشت سے لگ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان بے زبان حیوانات کے سلسلے میں اللہ کا خوف کرو ان پر اچھی طرح سوار ہو اور ان کو ٹھیک طرح کھلاؤ پلاؤ۔28

ایک اور حدیث میں بھی ہے

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالُوْا إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لِأَصْحَابِهِ قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نَحْوَهُ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ

صَارَ مِثْلَ الْكَلِبِ وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْکَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللہ صلى الله عليه واله وسلم أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللہ صلى الله عليه واله وسلم بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللہ،هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَکَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ؟وفي رواية قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللہنَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنَ الْبَهَائِمِ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهِ۔29

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت استعمال کرنے (یعنی پانی لانے) سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا۔ ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم احاطہ میں داخل ہوئے تو اُونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُس اُونٹ کی طرف چل پڑے۔ انصار کہنے لگے: (یارسول اللہ!) یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آکر) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسبِ سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں لہٰذا اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔"

اس حدیث میں سب نے آپ ﷺ کو منع کیا کہ اس کے قریب نہ جائیں لیکن آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے تو اس نے سر جھکا دیا یعنی وہ آپ ﷺ سے لوگوں کی شکایت کر رہا تھا کہ وہ لوگ اس سے اس کی استطاعت سے

زیادہ کام لیتے ہیں تو آپ ﷺ اس کی بات کو سمجھ گئے اور اس کو پکڑ کر دوبارہ کام پر لگا دیا صحیح احادیث میں نبی ﷺ نے بارہا اس طرف اشارہ فرمایا کہ جانوروں کو ان کے مطابق خوراک اور ان کے چارے کا خیال رکھو کیونکہ وہ بھی اللہ تعالی کی مخلوق میں سے ہیں اس لئے ان کے چارے پانی کا بھی زیادہ خیال رکھو اور وہ بے زبان ہیں اس معاملے میں بھی کہ وہ خود تو نہیں بتائیں گے کہ ان کو بھوک یا پیاس لگی ہے اس لئے اس لحاظ سے جانوروں کا ضروری خیال کرنا چاہئے

نفع بخش حیوانات کو مارنے کی ممانعت

جن حیوانات سے انسان زیادہ استفادہ کرتا ہے ان کے تحفظ اور بقاء پر حتی الامکان زور دیا گیا ہے۔ ان کی نسل کشی جیسے اقدامات سے روکا گیا ہے اس ضمن میں وہ روایات قابل ذکر ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے چار حیوانات چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا (ایک پرندہ) کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ بعض روایات میں ہے کہ ٹڈی خدائی لشکر الاعظم ہے اس کو قتل مت کرو۔30

ذبح کے وقت ذبیحہ کو آرام پہنچانا

اگرچہ انسان کی ضرورت کی خاطر شریعت نے بعض حیوانات کو ذبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی رسول اللہ ﷺ نے حسن سلوک کا حکم دیا ہے تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے چنانچہ سیدنا شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کر رکھی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: نے ہر ایک چیز میں بھلائی فرض کی ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہیئے اور جانور کو آرام دینا چاہیئے۔31

حیوان کے چہرے پر داغ دینے کی ممانعت

حیوانات چونکہ وہ بھی ذی روح ہیں اس لئے ان کے چہرے کو یا ان کو داغ دینے سے بالکل منع فرمایا گیا ہے ۔ چہرہ چاہے انسان کا ہو یا حیوان کا کیونکہ یہ ایک محترم اور مکرم عضو ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے چہرے پر داغ دینے سے منع فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے کہ سیدنا جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس پر لعنت کرے جس نے اسے داغا ہے۔32

یعنی اسلام نے انسان کے علاوہ حیوان کو بھی مکمل تحفظ جان دیا ہے اسی لئے یہ دین مکمل کہلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس پر جس نے حیوان کے چہرے کو داغا اس سے بڑھ کر حیوانات کے حقوق کا مکمل تحفظ کوئی بھی نہیں کر سکا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ذکر ہے حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ ﷺ نے اس چیز کو برا کہا اور فرمایا: خدا کی قسم میں داغ نہیں دیتا مگر اس حصہ

کو جو چہرے سے دور ہے اور اپنے گدھے کے متعلق حکم دیا چنانچہ اس کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے اس کے پٹھوں پر داغا۔33

"امام نووی فرماتے ہیں کہ انسان کو چہرے اور چہرے کے علاوہ کسی بھی اندام پر داغنا حرام ہے۔ اس لئے کہ انسان محترم ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان کو داغ دینے کی کوئی حاجت بھی نہیں ہے لہذا اسے بلاوجہ تکلیف دینا جائز نہیں ہے اس طرح علماء کا اجماع ہے کہ حیوان کو چہرے پر داغنا البتہ یہ ممانعت ہے مکروہ ہے یا حرام تو بعض کے نزدیک یہ مکروہ ہے لیکن امام بغوی فرماتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ ان کا اشارہ حرمت کی طرف ہے جو کہ راجح ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے اور لعنت حرمت کا تقاضا کرتی ہے امام قرطبی فرماتے ہیں کہ چونکہ چہرہ مجمع محاسن ہے۔ روح کا مدخل و مخرج ہے اور تمام ناطقہ اور غیر ناطقہ حیوانات کی زندگی کا قیام اس پر ہے لہذا شریعت نے چہرے کے اس مرتبہ و مقام کی وجہ سے اس کا احترام ملحوظ رکھا ہے اور اس کی کسی قسم کی اہانت و تذلیل اور تنقیح سے منع فرمایا ہے"۔34

حیوانات کو زندہ جلانے کی ممانعت

شریعت میں کسی جاندار کو جلانا جائز نہیں ہے کیونکہ آگ سے عذاب دینا اللہ تعالی کی شان ہے سیدنا ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت فرمائی کہ اگر فلاں فلاں دو قریشیوں کا آپ ﷺ نے نام لیا اگر مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں اگر تمہیں مل جائے تو انہیں آگ میں جلا دینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالی کے سوا اور کسی کے لئے مناسب نہیں ہے لہذا اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔35

عن ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا»36

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کام کیا ہے اس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے۔"

حدیث مبارکہ میں صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر آگ سے نشان لگائے گئے تھے جس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا اس پر لعنت ہو جس نے ایسا کیا ہے یعنی جانوروں کے چہروں یا ان کے جسم کے کسی حصے پر آگ کے داغ لگانا منع ہے رسول اللہ ﷺ نے اس

شخص کے لئے اتنے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جس طرح کہا کہ اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو اس پر علماً کرام کا بھی واضح موقف ہے کہ انسان کے لئے یہ صحیح نہیں کہ جانور کے منہ پر آگ سے نشان لگائے۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی سے دلائل دیتے ہوئے ان کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ جبکہ اسلام سے پہلے حیوانات کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا اور اسلام آنے کے بعد ان کے ساتھ کیسے سلوک کا حکم دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کے احکامات جو کہ احادیث میں موجود ہیں ان کو ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں کئی احادیث نبویہ کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔ جو کہ حیوانات سے متعلقہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی روشنی میں اہمیت حیوانی کو انسانی زندگی میں اہمیت و فوائد کی رو سے پیش کیا گیا ہے۔

نتائج بحث:

1۔ کئی مقامات پر اللہ نے حیوانات کا تذکرہ قرآن پاک میں کیا ہے جو ان کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے یہاں تک کہ چھوٹے سے سوئی نما یعنی مچھر نما جانور کی بھی مثال دی ہے پھر کئی جگہوں پر جانوروں کو تفصیلی احکام کے ساتھ بیان کیا مثلاً کہیں شکار کے احکامات ہیں تو کہیں قربانی کے۔ کہیں اونٹ کا ذکر ملتا ہے تو کہیں شہد کی مکھی کے القاء کا تذکرہ ملتا ہے۔

2۔ رسول اللہ ﷺ نے نا صرف انسانوں کے لئے ہدایت و راہنمائی کی نئی راہیں متعارف کروائیں بلکہ حیوانات کی زندگی کے لئے بھی نئی راہیں وا کیں ہیں حیوانات کے لئے ایسے احکامات و تعلیمات جاری کیں جن کی مثال نہیں ملتی کئی مقامات پر رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو ایسے قصص و واقعات بیان فرمائے جن میں جانوروں کو تکلیف دینے کی وجہ سے کچھ لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے کیونکہ انہوں نے جانوروں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کیا تو عذاب دیئے گئے اکثر اوقات رسول اللہؐ نے صحابہ کرام کو عبرت و نصیحت پر مشتمل قصص بیان کئے ہیں۔

3۔ چونکہ اللہ تعالی نے انسانوں کو اشرف المخلوقات بنایا اور تمام دوسری مخلوقات کو اللہ تعالی نے انسان کے تابع کر دیا اور انسانوں کے لئے ہر چیز جو بھی پیدا کی اس میں نفع رکھا ہے۔ انسان اکیلا اس کرہ ارض پر زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس لئے اللہ نے انسان کے فائدے کے لئے ایسے ذرائع بھی پیدا کر دیئے تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے مثلاً جانوروں کو انسان کے تابع کر دیا، یعنی انسان ان سے ہر طرح کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ انسانوں کے لئے ہر وہ چیز اہم ہے جو فائدہ مند ہو تو اسی لئے جانوروں کی انسانی زندگی میں اہمیت بہت زیادہ ہے۔ مثلاً جانوروں کے دودھ سے لے کر چمڑے تک انسان کے لئے فائدہ مند ہے۔ وہ ان تمام چیزوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ انسانوں کے فائدے کے لئے جانوروں کو پیدا کیا۔

4۔ مختلف جانوروں کو اللہ نے انسانی فوائد کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ گدھے، گھوڑے اور خچر کو سواری کے لیے پیدا

کیا جب کہ کچھ جانور گھروں میں مانوس ہونے کے لیے پالے جاتے ہین تو کئی جانورون کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسا کہ گائے، بھینس اور بکری وغیرہ

5۔ بلا وجہ کسی جانور کو اذیت دینا شریعت ناپسند قرار دیتی ہے اور ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ جانور پالتے ہیں لیکن ان کو جان بوجھ کر بھوک اور پیاسا رکھتے ہیں ایسا عمل جہنم کی آگ کا سبب بنتا ہے جیسا کہ ایک عورت کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے کہ بلی کو بھوک رکھنے پر اسے بھی جہنم کا عذاب دیا گیا۔

6۔ حیوان کو بوقت ضرورت شدت سے بچتے ہوئے مارنا جائز ہے۔ البتہ بلا ضرورت حیوان کو مارنا جائز نہیں ہے۔ رسول ﷺ نے حسن سلوک کی مثال جہاں انسانوں کے لئے تو قائم کی وہاں حیوانات کے ساتھ انسانی رویے کو درست کرنے کے لئے بھی احسن طریقہ اپنایا۔ بلاضرورت کسی بھی حیوان کو مارنے سے بالکل منع فرمادیا۔

7۔ جن حیوانات سے انسان زیادہ استفادہ کرتا ہے ان کے تحفظ اور بقاء پر حتی الامکان زور دیا گیا ہے۔ ان کی نسل کشی جیسے اقدامات سے روکا گیا ہے جانوروں کو آگ کی تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے۔

حواشی

[1]۔ الانبیاء۲۱:۳۹۔

[2]۔ الفیروزآبادی، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب، المعجم القاموس المحیط، دار النشر للتوزیع، بیروت، لبنان، سن ندارد (ص:۲۱۰)

[3]۔ یوسف خان، محمد، اسلام میں حیوانات کے احکام، الناشر بیت العلوم نابھہ روڈ پرانی انارکلی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، سن ندارد (ص:۴۶)

4۔ الدمیری، محمد بن موسی بن عیسی کمال الدین، حیاۃ الحیوان، تحقیق وترجمہ، ناظم الدین، الناشر، اسلامی کتب خانہ لاہور، ج/۱، سن ندارد (ص:۳۵)

[5]۔ محمد یوسف خان، اسلام میں حیوانات کے احکام، (ص:۳۱)

[6]۔ الانعام،۶:۴۸

[7]۔ النور،۴۵:۲۴

8۔ اسلام میں حیوانات کے احکام، الناشر بیت العلوم نابھہ روڈ پرانی انارکلی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، سن ندارد (ص:۳۲)

[9]۔ الغاشیہ،۱۸،۱۷:۸۸

[10]۔ دریاآبادی، عبد الماجد، حیوانات قرآنی، الناشر، فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام، مکتبہ ندوہ سینٹر، کراچی ۲۰۰۶، (ص:۱۴)

[11]۔ النحل،۱۶:۴۸۔

[12]۔ یوسف،۱۲:۱۴،۱۳

[13]۔السیوطی، جلال الدین، الشرح السیوطی، رقم الحدیث، ۴۳۷۰

[14]۔احمد بن حنبل، امام، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۱۸۰۹، دار الفکر، القاہرہ

[15]۔لقمان:۲۰

[16]۔النحل:۵تا۸

[17]۔الجاثیہ:۱۳،۱۲

[18]۔الانفال:۶۰

[19]۔ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، امام، جامع ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب فضل من ارتبط فرسافی سبیل اللہ، رقم الحدیث:۱۶۳۶، نعمانی کتب خانہ ،لاہور ۱۹۸۸ء

[20]۔مسلم بن حجاج قشیری، امام، صحیح مسلم، کتاب الصید والزبائح، باب النھی عن صبر البھائم، رقم الحدیث:۵۱۷۴، خالد احسان پبلشرز، ۱۹۷۱ء

[21]۔محمد بن اسماعیل بخاری، امام، صحیح بخاری، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی المآ، رقم الحدیث:۲۳۶۵، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، جدید طبع ۱۹۹۹ء،

[22]۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداود، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، رقم الحدیث:۳۹۱۱، نعمانی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۸۷ء۔

[23]۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ والآداب، باب عن لعن الدواب وغیرھا، رقم الحدیث:۶۷۶۹

[24]۔ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الکنیۃ للصبی قبل ان یولد الرجل، رقم الحدیث:۶۲۵۳

[25]۔سنن ابوداود، کتاب الادب باب، ماجآء فی الرجل حتی کی ولیس لہ ولد، رقم الحدیث:۴۹۷۱

[26]۔ہیثمی، نورالدین، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد وصنع الفوائد، دار الفکر بیروت ۱۴۱۲، (ص:۷،۲۴)

[27]۔مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۲۶۳۶

[28]۔سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایومر من القیام علی ادواب البھائم، رقم الحدیث:۲۵۵۰

[29]۔مسند احمد بن حنبل، الرقم الحدیث:۱۲۴۳۶، سنن الدارمی، باب ما اکرم اللہ بہ نبیہ من شجر والبھائم والجن، رقم الحدیث:۱۷

[30]۔سنن ابی داود، رقم الحدیث:۵۲۶۹

[31]۔سنن ابی داود، باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ، رقم الحدیث:۵۱۶۷

[32]۔ صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینہ، باب النھی عن ضرب الحیوان ووسمہ فیہ، رقم الحدیث:۵۶۷۴

[33]۔حوالہ بالا، الرقم الحدیث:۵۶۷۵ [33]۔وفی صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان ووسمہ فیہ، رقم الحدیث:۵۶۷۴

[33]۔ایضا، رقم الحدیث:۵۶۷۵

[34]۔نووی، یحیی بن شرف، المنہاج، شرح صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۴، ح:۹۷

[35]۔ قرطبی، عمر بن ابراہیم، المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، رقم الجدیث:۱۱۷

[36]۔مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۴۱۶۴